

اسرائیل کا بدنامی کی طرف زوال: ایک خودستائی کرنے والے منفور کا تباہی کا راستہ

صرف 21 ماہ میں - اکتوبر 2023 سے جولائی 2025 تک - اسرائیل نے اس وہم کو مکمل طور پر تباہ کر دیا ہے کہ وہ ایک جمہوری ریاست ہے جو اخلاقی اصولوں کے تحت چلتی ہے۔ اس نے خود کو ایک پر تشدد بد معاش کردار کے طور پر بے نقاب کیا ہے جو قانون کی توہین کرتا ہے، امن کے لیے دشمنی رکھتا ہے، اور ضمیر کے لیے غیر حساس ہے۔ اب بہت سے لوگ اسرائیل کی مشابہت مشرق وسطیٰ میں ایک پاگل کتے سے کرتے ہیں۔ ایک جوہری ہتھیاروں سے لیس جارج جو بغیر کسی اشتعال کے لبنان، شام، عراق اور ایران پر حملہ کر چکا ہے، اور اب غزہ کو علامتی طور پر چیر پھاڑ کر مار رہا ہے، دانت ننگے، آنکھیں پچھے لی طرف لڑھکی ہوئی، جبکہ دنیا دہشت زدہ ہو کر دیکھ رہی ہے۔

یہ کوئی استعاراتی مبالغہ آرائی نہیں ہے۔ یہ ناقابل برداشت غم اور جائز غصے سے پیدا ہونے والی زبان ہے۔ غزہ میں اسرائیل کی مہم جنگ نہیں ہے۔ یہ ایک مقبوضہ شہری آبادی پر جان بوجھ کر اور منظم حملہ ہے۔ بڑھتا ہوا نسل کشی، جو کھلے عام نشر کیا جا رہا ہے اور طنزیہ طور پر جائز قرار دیا جا رہا ہے۔

غزہ کا خوف: نسل کشی، مرحلہ بہ مرحلہ

7 اکتوبر 2023 کو حماس کے حملے کے بعد - جس میں 1,139 اسرائیلی ہلاک ہوئے اور 250 یرغمالی بنائے گئے - اسرائیل نے انصاف کی نہیں بلکہ تباہی کی مہم شروع کی۔ 58,000 سے زیادہ فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں، جن میں کم از کم 16,756 بچے شامل ہیں۔ تقریباً 20 لاکھ افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ غزہ کا بنیادی ڈھانچہ - اس کے اسکول، ہسپتال، بیکریاں اور پانی کے نیٹ ورک - مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔

مارچ 2025 میں، اسرائیلی وزراء اسرائیل کاٹز اور یزیل سموٹریچ نے غزہ پر مکمل ناکہ بندی دوبارہ نافذ کی، جو عالمی عدالت انصاف کے عارضی اقدامات کی کھلم کھلا نافرمانی تھی، جنہوں نے اسرائیل کو واضح طور پر "نسل کشی کے اعمال کو

روکنے ”کا حکم دیا تھا۔ اس ناکہ بندی، جس میں خوراک، ایندھن، پانی اور ادویات پر پابندی شامل تھی، نے غزہ کو انجینئرڈ بھوک کے آخری مرحلے میں دھکیل دیا ہے۔

غزہ کے اندر سے ہر رپورٹ اب ایک ہی ناقابل برداشت حقیقت کی اطلاع دیتی ہے: کوئی کھانا باقی نہیں ہے۔ بین الاقوامی فنڈ ریزنگ مہمات کے ذریعے جمع کیے گئے پیسوں کے باوجود، خریدنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ مائیں دودھ پلانے سے قاصر ہیں۔ اسرائیل نے بچوں کے فارمولے پر پابندی لگا دی ہے، یہاں تک کہ غیر ملکی ڈاکٹروں کے ذریعے لائی گئی چھوٹی چھوٹی مقداریں بھی ضبط کر لی گئی ہیں جو غزہ میں رضاکارانہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ بھوکے لوگ اب سڑکوں پر گر رہے ہیں۔ بچے کیلوری کی کمی سے مر رہے ہیں۔ ہسپتال کپوشی اور مرنے والوں سے بھرے پڑے ہیں۔ غزہ اب ایک بہت بڑا کھلا آسمانی ہسپتال ہے، جہاں بیمار اور بھوکے ڈرونز کے نیچے موت کا انتظار کر رہے ہیں۔

اور پھر بھی، خوف یہاں نہیں رکتا۔

نام نہاد غزہ انسانی بنیاد (GHF) - ایک امریکی - اسرائیلی مشترکہ آپریشن - نے خوراک کی امداد کو کنٹرول اور موت کی ایک شکل میں تبدیل کر دیا ہے۔ GHF امدادی تقسیم کے مقامات بھاری فوجی بنائے گئے قتل کے زون ہیں۔ خوراک کے لیے بے تاب فلسطینیوں کو کھلے علاقوں میں جمع کیا جاتا ہے، سایہ اور پانی سے محروم، پھر جب وہ حرکت کرتے ہیں تو گولیوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ ان امدادی مقامات پر 800 سے زیادہ لوگ ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہزاروں اور لوگ معذور ہو چکے ہیں۔ ویڈیوز اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ نشانہ باز ہجوم پر گولی چلاتے ہیں، آٹے کی بوریاں خون سے بھیگ جاتی ہیں، اور فوجی ٹیلیگرام اور سوشل میڈیا پر ہنستے اور فخر کرتے ہیں۔

مقبوضہ خود دفاع کا دعویٰ نہیں کر سکتا

اسرائیل اپنی تشدد کو ”خود دفاع“ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ اور قانونی بے وقوفی۔

بین الاقوامی قانون کے تحت، اسرائیل غزہ، مغربی کنارے اور مشرقی یروشلم میں مقبوضہ طاقت ہے۔ اس طرح، وہ اس آبادی کے خلاف ”خود دفاع“ کا حق نہیں مانگ سکتا جسے وہ کنٹرول کرتا ہے، محاصرہ کرتا ہے اور غلبہ رکھتا ہے۔ یہ خود دفاع نہیں ہے۔ یہ جبر ہے۔

اس کے برعکس، فلسطینی عوام کو قبضے کے خلاف مزاحمت کا قانونی اور اخلاقی حق حاصل ہے، جیسا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی قرارداد 37/43 نے تصدیق کی ہے، جو تمام لوگوں کے ”غیر ملکی قبضے اور نوآبادیاتی تسلط کے خلاف تمام دستیاب ذرائع سے جدوجہد“ کے حق کو تسلیم کرتی ہے۔ اس حق میں غزہ کے لوگ بھی شامل ہیں۔ جنہیں 75 سال سے زیادہ عرصے تک خود ارادیت سے محروم رکھا گیا ہے، باڑوں کے چھپے قید کیا گیا ہے، بھوکا رکھا گیا ہے، بمباری کی گئی ہے اور غیر انسانی بنایا گیا ہے۔

قبضہ تشدد ہے۔ مزاحمت دہشت گردی نہیں ہے۔ یہ ایک حق ہے۔

زوال کا نفسیات: اسرائیل اپنی ہی قبر کھود رہا ہے

اس بات کی ایک حد ہے کہ انسان بغیر اخلاقی رد عمل کے کیا دیکھ سکتے ہیں۔ جیسے اسرائیل اپنی وحشیانہ حرکتوں پر فخر کرتا رہتا ہے۔ اعدام، بھوک، قرآن جلانے اور خودستائی کرنے والے فوجیوں کی ویڈیوز پوسٹ کرتا ہے۔ یہ ایک گہری اور عالمگیر رد عمل کو جنم دیتا ہے: نفرت، اخلاقی مسترد کے جذباتی بنیادی۔

نفسیاتی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ بغیر پچھتاوے کی وحشیانہ، خاص طور پر جب یہ تکبر کے ساتھ ملتی ہے، اخلاقی علیحدگی کی طرف لے جاتی ہے۔ لوگ نہ صرف ایک نظام کی مخالفت شروع کرتے ہیں، بلکہ اسے بدلے میں غیر انسانی بناتے ہیں، اسے راکشی، ناقابل اصلاح، ملعون کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اسرائیل، اپنی وحشیانہ کو فخر کے ساتھ دکھا کر، اپنی تنہائی کو تیز کر رہا ہے۔ یہ دنیا کے سامنے خود کو آگ لگا رہا ہے جو اب حقیقی وقت میں دیکھ رہی ہے۔

کوئی سلطنت اس قسم کے اخلاقی زوال سے نہیں بچتی۔ اسرائیل اپنی ہی قبر کھود رہا ہے۔ ایک پوسٹ، ایک گولی، ایک بھوکا بچہ ہر بار۔

یہ یہودیت نہیں ہے۔ یہ توہین مذہب ہے

اسرائیل کی مذمت کرنا یہودی لوگوں پر حملہ نہیں ہے۔ یہ ان کا دفاع کرنا ہے۔ ایک ایسی ریاست سے جو ان کے نام پر بات کرنے کا دعویٰ کرتی ہے جبکہ تورات کی ہر تعلیم کو پامال کرتی ہے۔

یہودیت رحم، عاجزی اور انصاف کا حکم دیتی ہے۔ میکا سے یسعیاہ تک، امثال سے لیوٹیکس تک، عہد واضح ہے: اجنبی کی حفاظت کرو، بھوکوں کو کھانا دو، زندگی کی قدر کرو۔ اسرائیل جو غزہ میں کر رہا ہے۔ بچوں کو بھک سے مارنا، اسکولوں پر بمباری،

لاشوں کا مذاق اڑانا - یہ یہودیت نہیں ہے - یہ بت پرستی ہے -

”تم اپنے پڑوسی کے خون کے سامنے خاموش نہیں رہو گے۔“ - لیوئیٹکس 19:16

”جو ایک بھی جان کو تباہ کرتا ہے، گویا اس نے پوری دنیا کو تباہ کر دیا۔“ - سنہدرین 4:5

”انصاف پانی کی طرح ہے، اور راستبازی ہمیشہ بہنے والی ندی کی طرح۔“ - عاموس 5:24

ان احکامات کو اسرائیل میں عمالیق کی زبان، نسلی برتری اور خاتمے نے بدل دیا ہے۔ اسرائیلی وزراء فلسطینیوں کو ”انسانی جانور“ کہتے ہیں۔ فوجی غزہ کو ”کھیل کا میدان“ کہتے ہیں۔ یہ مذہب نہیں ہے۔ یہ رسمی لباس میں فاشزم ہے۔

زیادہ تر صیہونی یہودی بھی نہیں ہیں

جدید صیہونیت کا انجن یہودیت نہیں ہے۔ یہ عیسائی ایوینجلیکزم ہے۔ خاص طور پر ریاستہائے متحدہ میں۔

کر سچزیونائٹڈ فار اسرائیل (CUFI) جیسے گروہ اسرائیل کی حمایت یہودیوں سے محبت کی وجہ سے نہیں کرتے، بلکہ ایک ایپوکلپٹک پیش گوئی کو پورا کرنے کے لیے کرتے ہیں جس میں یہودیوں کو مقدس سرزمین پر واپس آنا ہوگا تاکہ مسیح کی واپسی کو متحرک کیا جاسکے۔ اور یا تو مذہب تبدیل کریں یا ہلاک ہو جائیں۔ یہ حمایت نہیں ہے۔ یہ ایک مذہبی موت کا جال ہے۔

یہ عیسائی صیہونی AIPAC جیسے تنظیموں کے ساتھ شراکت دار بن چکے ہیں، جن کے سیاسی اخراجات سینکڑوں ملین ڈالر سے تجاوز کر چکے ہیں، TrackAIPAC.com کے مطابق۔ یہ پیسہ شرکت خریدتا ہے۔ یہ ناقدین کو خاموش کرتا ہے۔ یہ نسل کشی کو ایندھن دیتا ہے۔

لیکن ضمیر کو خریدنا نہیں جاسکتا۔ اور سچائی کو غیر معینہ مدت تک دبایا نہیں جاسکتا۔

نتیجہ: دنیا دیکھ رہی ہے، اور زمین یاد رکھتی ہے

اب بہت سے لوگ اسرائیل کی مشابہت مشرق وسطیٰ میں ایک پاگل کتے سے کرتے ہیں۔ یہود دشمنی کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس وجہ سے کہ اسرائیل کیا بن چکا ہے: ایک ایسی ریاست جو کمزوروں کو چیر پھاڑتی ہے، بچوں کے قتل پر فخر کرتی ہے، شیر

خوار بچوں کو بھوک سے مارتی ہے، اور ہر اس قدر کی توہین کرتی ہے جس کا وہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ اسے برقرار رکھتی ہے۔

لیکن یہ یہودیت نہیں ہے۔ یہ اس کا غداری ہے۔

اور جب غزہ بھوک اور آگ میں گر رہا ہے، جب بچے سڑکوں پر مر رہے ہیں اور مائیں اپنے نومولود بچوں کو دودھ کے بغیر دفن کر رہی ہیں، دنیا دہشت زدہ ہو کر دیکھ رہی ہے۔ اور حساب کتاب کے لیے تیار ہو رہی ہے۔ کوئی بھی رقم، لائنگ یا صحیفوں کی توڑ مروڑ ایک ایسی قوم کو نجات نہیں دے سکتی جو نسل کشی کو تھیٹر کی طرح سمجھتی ہے۔

قبر کھلی ہے۔ اسرائیل کھود رہا ہے۔ غزہ کے مردوں کے نام ہر پتھر میں کندہ ہیں۔ اور دنیا یاد رکھے گی۔